روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 20 ستمبر 2001ء 2 رجب 1422 ہجری 20 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 214

کثرت روایت کی وجہ

حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق مردوں میں سب سے زیادہ روایتیں بیان کی ہیں۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ میرے بھائی مہاجرین تجارت میں اور انصار کھیتی باڑی میں مشغول رہتے تھے لیکن میں مسلسل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود رہتا تھا اس لئے جب وہ غائب ہوتے تھے میں حاضر رہتا تھا اور جو باتیں یہ لوگ بھولتے تھے میں ان کو یاد رکھتا تھا.

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب فاذا قضیت الصلوٰۃ)

جلسہ جرمنی کے آخری روز حضور ایدہ اللہ کا خطاب - 26 اگست 2001ء

حاکم نے مجھ سے کہا آپ بری ہیں' آپ پر کوئی قصور ثابت نہیں

جو لوگ بیعت کر کے چلے جاتے ہیں اور بار بار قادیان نہیں آتے' مجھے ان کے ایمانوں کا خطرہ ہے

رجسٹر روایات میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفقاء کے بیان فرمودہ ایمان افروز واقعات

(قسط چہارم)

آپ کا کوئی قصور نہیں

حضرت سکندر علی صاحب مہاجر ولد چوہدری ولی داد صاحب نمبردار سکنہ لکھن کلاں ضلع گورداسپور۔ روایت ہے کہ پہلے پہل جب میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کو دیکھا' آپ گورداسپور میں مارٹن کلارک کے مقدمے میں عدالت سے بری ہوئے تھے اور حضور علی احمد وکیل کے باغ میں تشریف فرما تھے' جس وقت بندہ وہاں پہنچا۔ اس وقت حضرت صاحب کی گود میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیٹھے ہوئے تھے اور میں نے یہ الفاظ اپنے کانوں سے سنے کہ ایک مامور جب حاکم کے سامنے پیش عدالت ہوئے تھے اور ان کے ساتھ چور بھی پیش ہوا تھا اور حاکم نے حضرت مسیح کو کہا تھا کہ میں آپ میں کوئی قصور نہیں دیکھتا' آپ بری ہیں اسی طرح جب میں ڈپٹی کمشنر کے سامنے پیش ہوا تو میرے ساتھ بھی چور پیش ہوا اور اسی طرح حاکم نے مجھے بھی یہی کہا تھا کہ آپ بری ہیں آپ کے ذمے کوئی قصور نہیں۔ پھر میں نے موقع پا کر حضرت صاحب کے نزدیک جا کر عرض کی کہ حضور میں نے ایک اشتہار پڑھا تھا جس میں لکھا تھا کہ مسیح جو آنے والا تھا وہ میں آ گیا ہوں۔ جس کے کان سننے کے ہیں وہ سنے اور جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہیں وہ دیکھے' کیا سچ مچ آپ کا یہ دعویٰ تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ہاں' میں نے عرض کی قرآن شریف اور حدیث شریف کی رو سے یا کسی اور طریقے سے۔ تو فرمایا کہ قرآن شریف اور حدیث کی رو سے' میں نے پھر عرض کی کہ وہ آیات اور حدیثیں مجھے بھی سمجھا دیں تا کہ میں رہ نہ جاؤں۔ حضور نے فرمایا یہ حلوہ نہیں ہے یہ تو سمجھنے کی باتیں ہیں ابھی وقت نہیں ہے۔ قادیان آ جانا وہاں سب کچھ بتایا جائے گا۔ اور سمجھا دیا جائے گا۔ اور نہ یہاں کتابیں ہیں کہ دیکھی جائیں وہاں آؤ گے تو مل جائیں گی۔ پھر پوچھا کہ کہاں رہتے ہو میں نے کہا میں گاؤں لکھن کلاں میں رہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود کے ایک مرید نیاز بیگ نامی وہاں رہتے تھے' آپ نے کہا ان کو پہنچ کر میرا اسلام کہنا اور ان سے کہنا وہ آپ کو کسی حد تک یہ مسئلے سمجھا دیں گے۔ یہ کہتے ہیں میں بھول گیا اور ان سے مل بھی نہیں سکا آخر مجھے ایک رسالہ وفات مسیح دھرم کوٹ والے مولوی فضل دین صاحب کا مل گیا اور راز حقیقت رسالہ بھی مل گیا۔ اس سے بھی وفات مسیح ثابت ہو گئی اور براہین احمدیہ چاروں حصے میں نے سیالکوٹ سے منگوائے۔ منگوانے پر پتہ چلا کہ یہ تو حضرت مرزا صاحب کی تصنیف ہے اس کے پڑھنے سے بہت فائدہ ہوا۔ آخر ایک دن ایک احمدی شخص اچانک میرے مدرسہ امین پور میں دھوپ کے مارے اندر آ گیا۔ چارپائی پر براہین احمدیہ دیکھ کر مجھے کہا کہ تم احمدی ہو' میں نے کہا مجھے تو احمدی کا پتہ نہیں' پھر پوچھا کہ مرزائی ہو۔ میں نے کہا میں نے یہ دونوں نام آج تک نہیں سنے پھر پوچھا کیا تم مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ آخر انہوں نے مجھے بائبل سے کتاب دانیال کا بارھواں باب سنایا اور میری تسلی ہو گئی۔ اور بعد ازاں منشی غلام محمد صاحب مدرس جو میرے گاؤں کے ہیں اور میں دونوں مشورہ کر کے قادیان کی طرف چل دیئے اور قادیان آ کر 30 یا 31 مارچ کو عصر اور مغرب کے درمیان ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔

قادیان آنے کی حکمت

آپ مزید بیان فرماتے ہیں۔ پھر ایک دن ہم دونوں قادیان آئے۔ جاتے وقت بعد نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعود نے کھڑکی کے اندر جا کر باہر کو ہماری طرف منہ مبارک کر کے کہا کہ جو لوگ بیعت کر کے چلے جاتے ہیں اور بار بار قادیان نہیں آتے یا قادیان نہیں رہتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ رہتا ہے۔ اور دروازہ بند کر دیا۔ ہم دونوں بہت فکر مند ہوئے کہ یہ عیب تو ہم میں بھی ہے ہم اب کیا کریں۔ جاتے جاتے رستے میں دعا کی کہ یا الٰہی کوئی ایسا سبب بنا دے ہم قادیان میں رہیں دعا قبول ہو گئی اور جاتے ہی پادریوں کی طرف سے ہم کو اطلاع ملی کہ یا تو تم مرزا صاحب کی بیعت چھوڑ دو یا نوکری چھوڑ دو' ہم نے ان کو جواب دیا کہ نوکری رکھو یا نہ رکھو۔ ہم بیعت نہیں چھوڑ سکتے' آخرکار انہوں نے مارچ 1903ء میں سکول سے علیحدہ کر دیا اور چٹھی لکھ دی کہ بوجہ قادیانی ہو جانے کے ہم ان کو علیحدہ کرتے ہیں۔

اتباع رسولؐ

آپ مزید فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت صاحب جب گورداسپور کرم دین والے مقدمے میں گئے تھے تو رتھ میں حضرت اقدس اور مولوی محمد اسلم صاحب امروہی تشریف فرما تھے۔ رتھ کے ایک طرف نور احمد صاحب کابلی اور دوسری طرف بندہ رتھ کو پکڑے ہوئے ساتھ بنگلہ نہر سٹھیالی تک گئے۔ سٹھیالی کی کوٹھی جا کر حضرت اقدس رتھ سے اتر بیٹھے اور دری بچھا کر اس پر بیٹھ گئے۔ سب دوستوں کے ساتھ مل کر سب نے کھانا کھایا گوشت مچھلی اور روٹی وغیرہ گھر سے ہمراہ لائے ہوئے تھے۔ پھر سب اکٹھے گورداسپور کو روانہ ہوئے۔ جب موضع تتلہ پہنچے' وہاں گھاس کے پاس اتر کر نماز ظہر

مسلسل صفحہ 2 پر

داخلہ معلمین کلاس

وقف جدید انجمن احمدیہ کے تحت نئی معلمین کلاس جنوری 2002ء میں شروع ہو گی۔ خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھنے والے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے معلمین کلاس میں داخلہ کے لئے اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف پر مشتمل مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو 10 دسمبر 2001ء تک ارسال فرماویں۔ مطلوبہ کوائف و شرائط درج ذیل ہیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ عمر۔ تعلیم۔ تاریخ بیعت' تعلیم کم از کم میٹرک C گریڈ کے ساتھ سند کی فوٹو کاپی نیز قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنا آتا ہو اور بنیادی دینی معلومات سے واقفیت ضروری ہے۔

(ناظم وقف جدید)

ماہر امراض ذہن کی آمد

مورخہ 30 ستمبر 2001ء بروز اتوار مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر امراض ذہن فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلانات کے سلسلہ میں گزارش

احباب کرام سے گزارش ہے کہ الفضل میں اعلانات کی اشاعت کے لئے درج ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

1۔ اعلان نکاح کے ہمراہ نکاح فارم کی فوٹو کاپی بھجوائیں۔

2۔ ولادت وفات' بیماری و تقریب شادی کے اعلان پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

3۔ نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء رزلٹ کارڈ (یا کوئی اور ثبوت مثلاً دستخط پرنسپل) کی کاپی مع تصدیق صدر جماعت یا امیر صاحب بھجوایا کریں۔

(ایڈیٹر الفضل)

بقیہ صفحہ 1

کے لئے سب نے وضو کیا اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے جماعت کرائی اور پڑھ کر چل پڑے- اور تحصیل کے قریب ایک مکان کرائے پر لیا اور وہاں رہائش اختیار کی- باقی مہمانوں کے لئے خیمہ لگا دیا گیا- ایک دن گرمی کی وجہ سے حضور نے ارشاد فرمایا کہ چارپائی چھت پر بچھا دو' چارپائی حسب ارشاد بچھائی گئی- جب حضور اوپر تشریف لائے تو دیکھا کہ چھت کی منڈیر نہیں ہے- فوراً نیچے اتر آئے اور فرمایا کہ بغیر منڈیر والی چھت پہ میں نہیں سوسکتا- کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے- اور گرمی میں نیچے اندر ہی سوئے-

نماز میں لذت وسرور

حضرت محمد ابراہیم صاحب ولد محمد بخش صاحب -سکنہ گودھ پور ضلع سیالکوٹ نے 1903ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کی اور بیعت کی سعادت پائی- وہ فرماتے ہیں، ایک دفعہ جب کہ حضرت مسیح موعود 1904ء میں مقدمہ کرم دین والے کے واسطے گورداسپور میں تشریف فرما تھے یہ عاجز بھی ایک مہینے کے لئے گورداسپور حضور کی خدمت میں رہا- انہی دنوں میں ایک دن ظہر کا وقت آگیا- احباب 15-16 کے قریب ہوں گے- سب نے وضو کر کے نماز کی تیاری کی اور اس انتظار میں تھے کہ امام الصلوٰۃ آئیں تو نماز پڑھی جاوے- حضرت مسیح موعود کمرے میں تشریف فرما تھے- آپ باہر تشریف لائے اور امام کی جگہ پر کھڑے ہو گئے- سب احباب نے پیچھے سے صف باندھ لی- حضور نے نماز ظہر وعصر جمع کرا کر پڑھائی- ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم اس دنیا میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑے ہیں- وہ لذت اور سرور جو اس نماز میں آیا کبھی زندگی بھر وہ لذت حاصل نہیں ہوئی- نماز کے بعد حضور کمرے میں تشریف لے گئے- اور محمد افضل صاحب جو ان دنوں البدر کے ایڈیٹر تھے، انہوں نے احباب کے نام نوٹ کر لئے اور البدر میں ان کو شائع کر دیا-

خدا کے شیر

آپ مزید بیان فرماتے ہیں- کرم دین والے مقدمے میں جو ہندو مجسٹریٹ تھا اس کو آریوں اور دیگر مخالفین نے بہت اکسایا کہ کسی طرح حضرت مرزا صاحب کو سزا ضرور دو، ایک دن خواجہ کمال الدین صاحب وکیل جو مقدمے کی پیروی کر رہے تھے بہت گھبرائے ہوئے آئے- حضرت مسیح موعود ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے، خواجہ صاحب نے گھبرائے ہوئے کہا کہ کیا کرنا چاہئے مجسٹریٹ کی نیت بہت بدلی ہوئی ہے- وہ ضرور سزا دے گا- حضور کا رنگ سرخ ہو گیا، یہ جلالی رنگ تھا، آپ اٹھ بیٹھے اور فرمانے لگے کون ہے جو خدا کے شیروں پر ہاتھ ڈالے گا-

تربیت اولاد

حضرت محمد ابراہیم صاحب مزید فرماتے ہیں- حضرت مسیح موعود جب سیالکوٹ لیکچر کیلئے تشریف لے گئے اور حسام الدین صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے- میری بیوی مع اپنے بچوں محمد یٰسین اور محمد شریف کے بھی حضور کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی- محمد شریف احمد کی عمر اس وقت تقریباً چار سال کی تھی کہ وہ کمرے میں ادھر ادھر چیزوں کو چھیڑنے لگا- اس کی ماں نے اس کو جھڑکا تو حضور نے محمد شریف احمد کو اپنی گود میں لے لیا اور تربیت اولاد کے بارے میں ہدایات کیں تقریباً 20 منٹ حضور نے محمد شریف کو اپنی گود میں بٹھائے رکھا اور فرمایا کہ بچوں کو جھڑکنا اور مارنا اچھا نہیں-

حضور نے معاف فرمادیا

حضرت مستری خدا بخش صاحب عرف مومن جی، بیان فرماتے ہیں کہ میں گیارہ بارہ سال کی عمر کا تھا- حضرت مسیح موعود پٹیالہ تشریف لے گئے تھے، میں اور شیخ محمد افضل صاحب ایک جماعت میں تعلیم پاتے تھے اور ان کے تایا صاحب شیخ عباداللہ صاحب حضرت صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے، اس وقت بیعت کا سلسلہ مجھے معلوم نہ تھا مگر شہر میں مخالفت ضرور تھی- جس وقت حضور تشریف لے گئے تو مولوی محمد اسحاق جو پٹیالہ کے مفتی تھے انہوں نے مخالفت میں اشتہار شائع کئے اور مناظرے کے چیلنج بھی دیئے پھر جب حضرت صاحب کی طرف سے اشتہار شائع کرنے کا مضمون ملا تو شیخ عباداللہ صاحب نے کہا کہ میں اشتہار چھپوا کر شائع کر دیتا ہوں- چنانچہ انہوں نے یہ مضمون شیخ جلال الدین صاحب کے ہاتھ میں دیا اور مجھ کو بھی اس کے ساتھ روانہ کیا کہ اشتہار چھپوا کر لائیں- ہم نے وہ مضمون چھپوائے- رجب علی شاہ جو شیعہ مذہب کا تھا، شیخ عباداللہ کا بہت دوست تھا، جب اشتہاروں کی اجرت ہم نے دینی چاہی تو رجب علی شاہ نے کہا کہ تم لوگ دوست ہو اور شیخ عباداللہ بھی میرے دوست ہیں، ان کے اشتہاروں کی اجرت کیا لینی، مگر جب جواب الجواب مخالفوں کی طرف سے اشتہار شائع ہوا تو انہوں نے اشتہار میں یہ بھی لکھ دیا کہ دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا ہے مگر اشتہاروں کی اجرت بھی نہیں دی جاتی- جب حضور کی خدمت میں اشتہار پہنچا تو فرمانے لگے کہ ان کو ہمارے سامنے لاؤ جو اشتہار چھپوانے گئے تھے چنانچہ خاکسار اور شیخ جلال الدین صاحب کو حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا- جب ہم نے تمام قصہ رجب علی شاہ کا سچ سچ سنایا تو ہم دونوں کو خندہ پیشانی سے معاف فرمادیا- اور فرمانے لگے کہ میں سمجھ گیا ہوں کہ چالاکی انہی لوگوں کی ہے-

قادیان میں زیارت

پھر جب قادیان میں آکر حضرت مسیح موعود کی زیارت کا موقع ملا تو کہتے ہیں کہ جس وقت مہمان خانے میں قدم رکھا تو حضرت صاحب (میاں محمود احمد صاحب) دروازہ کی دہلیز پر کھڑے ہوئے تھے، نہایت ہی خوشی سے ملے، ہمارا وفد کل چھ آدمیوں کا تھا، حافظ نور محمد صاحب، مولوی عبداللہ صاحب، حاجی محمد صدیق صاحب، محمد افضل صاحب، ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور خاکسار خدا بخش-

محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

شعریٰ (Sirius) ستارہ کا خصوصی ذکر کیوں؟

سورۃ النجم میں مختلف قسم کی دیومالائی نظام ہائے شفاعت کی تردید کرتے ہوئے حقیقی شفاعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے جو الوہیت اور انسانیت کی قوسوں کے درمیان وتر کی حیثیت رکھتی ہے- سوال کیا جاتا ہے کہ اس سورۃ میں شعریٰ یعنی (Sirius) ستارہ کا خصوصی ذکر کیوں ہے؟ جب کہ لاکھوں کروڑوں اور بھی ستارے موجود ہیں-

شعریٰ ستارہ دنیا کے ایک قدیم مذہب مزدلینا میں انتہائی خصوصی اور بلند ترین مقام کا حامل سمجھا جاتا تھا اور اس مذہب نے جو ایران کا قدیم مذہب تھا مشرق وسطیٰ کی مذہبی دنیا پر گہرا اثر ڈالا تھا اور یہودیت، عیسائیت پر بھی اس کے اثرات بتائے جاتے ہیں- اس ستارہ کو اور اس کی دیوتائی شکل کو جو اہمیت دی گئی اس کا پتہ اس بات سے لگتا ہے کہ لکھا ہے کہ خود خدائے واحد و برتر اہور مزدا اس کے حضور قربانی پیش کرتا ہے- ایک معروف زرتشتی مصنف لکھتے ہیں (انگریزی سے ترجمہ) ستارے جن کی حمد و عقیدت کے لئے تجسیم کی گئی ہے سب سے زیادہ روشن اور شاندار تشتریہ ہے جو Sirius (شعریٰ) ستارہ ہی ہے- اہور مزدا نے اس کو اس طرح تمام ستاروں کا سردار بنایا ہے جیسے حضرت زرتشت تمام انسانیت کے روحانی سردار ہیں-

مصنف کہتا ہے کہ:

The Creator has made him as worthy of sacrifice, as worthy of invocation as worthy of propitiation and as worthy of glorification as himself.

خالق نے اس ستارہ (دیوتا) کو ایسا ہی قربانی کا مستحق- دعا کئے جانے کا مستحق- گناہوں کے کفارہ کا مستحق اور عزت وتکریم کا مستحق بنایا ہے جیسا کہ خالق خود ہے-

(History of Zorostriaism by Maneckji Dhalla
ص216 مطبوعہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس)

یہ ستارہ انسانی آنکھ سے نظر آنے والے ہزار ہا ستاروں میں سب سے زیادہ روشن ستارہ ہے-

مسانبا (Mosamba) کینیا میں
احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح

وسیم احمد چیمہ صاحب- مربی انچارج کینیا

مشرقی افریقہ کے ملک کینیا (Kenya) میں ویسٹرن ریجن میں شیانڈا مشن سے 40 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک گاؤں مسانبا (Mosamba) ہے جس کی آبادی 1500 نفوس پر مشتمل ہے-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصف کے قریب آبادی احمدی ہے اور ایک مضبوط جماعت ہے- ساتھ ساتھ کے گاؤں میں ان کا خاصا اثر ہے-

کافی عرصہ سے ان کی خواہش تھی کہ جماعت کی اپنی بیت الذکر اور مشن ہاؤس ہو- الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اس گاؤں میں بھی ایک خوبصورت بیت، مدرسہ اور مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی توفیق ملی-

بیت کی تعمیر میں سارے گاؤں نے حصہ لیا اور بہت خوشی منائی- خدا کے فضل سے مستری بھی احمدی تھے اور مزدور بھی احمدی تھے-

ہمارے مربی مکرم جمیل احمد صاحب نے اس بیت کی تعمیر میں بہت محنت کی- اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور یہ بیت خدا تعالیٰ کے مخلص اور وفادار عبادت گزار بندوں سے ہمیشہ آباد رہے- آمین

(الفضل انٹرنیشنل 17- اگست 2001ء)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

نیک اعمال کے واسطے صحبت صادقین کا نصیب ہونا بہت ضروری ہے

صلح حدیبیہ کے بعد کثرت سے لوگوں کو رسول اللہؐ کے پاس جانے اور بیعت کرنے کا موقعہ ملا

صحبت صالحین کی برکات۔ حضرت مسیح موعود کے ارشادات

مرتبہ۔ فرید احمد ناصر صاحب

بیعت کی برکات

جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی کمزور ہو تو اس کے حق میں برا بولنے میں جلدبازی نہ کرو بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ پہلے ان کی حالت خراب ہوتی ہے پھر یکدفعہ ایک تبدیلی کا وقت ان پر آجاتا ہے جیسا کہ ان کی جسمانی حالت بہت سے مرحلے طے کرتی ہے۔ پہلے نطفہ ہوتا ہے پھر خون کا لوتھڑا اور ایک ذلیل سی حالت ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ ایسے ہی انبیاء کے سوائے سب لوگوں کو تمام مرحلے طے کرنے پڑتے ہیں۔ مامور من اللہ کی صحبت سے انسان درست ہو جاتا ہے۔ اگر ہر شخص گھر سے ہی ابدال میں سے بن کر آتا تو پھر سلسلہ بیعت کی ضرورت ہی کیا ہوتی؟ سلسلہ میں داخل ہو کر کمزور آدمی رفتہ رفتہ طاقت پکڑتا ہے۔ صحابہؓ کی پہلی حالت پر غور کرو۔ جب کافر مومن بن سکتا ہے تو کیا ایک فاجر صالح نہیں بن سکتا؟ انسان پر کئی حالتیں آتی ہیں اور کئی تغیرات واقع ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 20-21)

صحبت صادقین کی ضرورت

خدا کے فضل کے سوا تبدیلی نہیں ہوتی اعمال نیک کے واسطے صحبت صادقین کا نصیب ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ خدا کی سنت ہے ورنہ اگر چاہتا تو آسمان سے قرآن یونہی بھیج دیتا اور کوئی رسول نہ آتا۔ مگر انسان کو عمل درآمد کیلئے نمونہ کی ضرورت ہے۔ پس اگر وہ نمونہ نہ بھیجتا رہتا تو حق مشتبہ ہو جاتا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 129)

صحبت صادقین کی برکت

فرمایا:

لوگ تلاش کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت ملے لیکن یہ بات جلدبازی سے حاصل نہیں ہوا کرتی جب انسان کی روح پگھل کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اسی کو اپنا اصل مقصود خیال کرتی ہے تب اس کے لئے حقیقت کا دروازہ کھولا جاتا ہے لیکن یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اور صحبت صادقین سے یہ باتیں حاصل ہوا کرتی ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 346-347)

صحبت میں دیر تک رہو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کونوامع الصادقین یعنی صادق لوگوں کی معیت اختیار کرو۔ ان کی صحبت میں مدتہائے دراز تک رہو کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی شخص چند روز ان کے پاس رہ جاوے اور ان ایام میں حکمت الٰہی سے کوئی ایسا امر واقع نہ ہو کیونکہ ان لوگوں کے اختیار میں تو نہیں کہ جب چاہیں کوئی نشان دکھادیں۔ اسی واسطے ضروری ہے کہ ان کی صحبت میں لمبا عرصہ اور دراز مدت گزر جاوے بلکہ نشان دکھانا تو درکنار یہ لوگ تو اپنے خدا کے ساتھ تعلقات کا اظہار بھی گناہ جانتے ہیں۔ لکھا ہے کہ اگر کوئی ولی خلوت میں اپنے خدا کے ساتھ خاص حالت اور تعلق کے جوش میں ہو اور اس پر وہ حالت طاری ہو تو ایسے وقت میں اگر کوئی شخص اس کے اس حال سے آگاہ ہو جائے تو وہ ولی شخص ایسا شرمندہ اور پسینہ پسینہ ہو جاتا ہے۔ جیسے کوئی زانی عین زنا کی حالت میں پکڑا جاوے کیونکہ یہ لوگ اپنے راز کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔

چونکہ طبعاً ایسا معاملہ تھا خدا تعالیٰ نے اسی واسطے کہا کونوامع الصادقین کفار نے جو یہ کہا تھا کہ (-) (الفرقان: 8) تو انہوں نے بھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حالت دیکھ کر ہی یہ کلمہ منہ سے نکالا تھا کہ کیا ہے جی۔ یہ تو ہمارے جیسا آدمی ہی ہے۔ کھاتا پیتا بازاروں میں پھرتا ہے اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا فیض نہ تھا کہ ان کو کوئی رسالت کا امر نظر آتا۔ وہ معذور تھے۔ انہوں نے جو دیکھا تھا اسی کے مطابق رائے زنی کر دی۔ پس اس واسطے ضروری ہے کہ مامور من اللہ کی صحبت میں دیر تک رہا جاوے۔ ممکن ہے کہ کوئی جس نے نشان کوئی نہ دیکھا ہو کہدے کہ اجی ہماری طرح نماز روزہ کرتا ہے اور کیا ہے۔ دیکھو حج کے واسطے جانا خلوص اور محبت سے آسان ہے مگر واپسی ایسی حالت میں مشکل۔ بہت ہیں جو وہاں سے نامراد اور سخت دل ہو کر آتے ہیں۔ اسکی بھی یہی وجہ ہے کہ وہاں کی حقیقت ان کو نہیں ملتی۔ قشر کو دیکھ کر رائے زنی کرنے لگ جاتے ہیں وہاں کے فیوض سے محروم ہوتے ہیں اپنی بدکاریوں کی وجہ سے اور پھر الزام دوسروں پر دھرتے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ مامور کی خدمت میں صدق اور استقلال سے کچھ عرصہ رہا جاوے تاکہ اس کے اندرونی حالات سے بھی آگاہی ہو اور صدق پورے طور پر نورانی ہو جاوے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 136,137)

تقویٰ کا اثر

دیکھو ایک زمانہ وہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا تھے مگر لوگ حقیقی تقویٰ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے حالانکہ اب اس وقت لاکھوں مولوی اور واعظ موجود ہیں۔ لیکن چونکہ دیانت نہیں، وہ روحانیت نہیں اس لئے وہ اثر اندازی بھی ان کے اندر نہیں ہے۔ انسان کے اندر جو زہریلا مواد ہوتا ہے وہ ظاہری قیل وقال سے دور نہیں ہوتا۔ اس کے لئے صحبت صالحین اور ان کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے فیضیافتہ ہونے کے لئے ان کے ہمرنگ ہونا اور جو عقائد صحیحہ خدا نے ان کو سمجھائے ہیں ان کو سمجھ لینا بہت ضروری ہے۔ جب آپ کو اس بات کا علم ہو جاوے گا کہ فلاں فلاں عقائد ہیں جس میں عام اہل (دین) کا اور ہمارا اختلاف ہے تو پھر آپ کی طاقت (اثراندازی) بڑھ جاوے گی اور آپ اس روحانیت سے مستفید ہوں گے جس کی تلاش میں آپ ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص 446,447)

اخلاص کی نشانی

ایک انگریز کا ذکر تھا جو کہ اپنی عقیدت حضرت اقدس کے ساتھ ظاہر کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ کشمیر میں ایک بڑا ہوٹل بناؤں اور وہاں ہر ملک و دیار کے لوگ جو سیر وسیاحت کے لئے آتے ہیں ان کو (دعوت الی اللہ) کروں۔

حضرت اقدس نے فرمایا:۔

ہمیں اس سے دنیاداری کی بو آتی ہے۔ اگر اسے سچا اخلاص خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے اور اسکی غرض تحصیل دین ہے تو اول یہاں آکر رہے۔ سنت اللہ کے آگے عقل کی بھی کچھ پیش نہیں چلتی۔ عقل تو یہی چاہتی تھی۔ کہ فی الفور ان باتوں کو مان لیا جاوے جو ہم نے پیش کی ہیں. مگر سنت اللہ نہ چاہتی تھی۔ کسی فرقہ میں شامل ہونے کے لئے سچا جوش اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب کہ اول کامل وجوہات دل میں جانشین ہوں۔ اس کے بعد پھر وہ شخص ہر ایک بات کو قبول کر لیتا ہے۔ صحابہ کرامؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور بڑے بڑے نقصان برداشت کئے۔ ان کو اس بات کا علم تھا کہ صحبت سے جو بات حاصل ہوتی ہے وہ اور طرح ہرگز حاصل نہ ہو گی حسن ظن بھی اگرچہ عمدہ شئے ہے مگر افراط تک اسے پہنچانا غلطی ہے۔ ہمارے حصہ کا جو یورپین ہو گا ہم خود اسے پہچان لیں گے کہ یہ ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 490)

صحبت کی تاثیر

اصلاح نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کونوامع الصادقین (التوبۃ:119) یعنی جو لوگ قولی، فعلی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو۔ اس سے پہلے فرمایا (-) (التوبۃ:119) یعنی ایمان والو۔ تقوی اللہ اختیار کرو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنت کے.

طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا میں زنا کرتا ہوں؟ اس سے کہنا چاہئے کہ ہاں تو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے اسی طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پیئے گا۔

پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح نفس کے لئے کونوامع الصادقین کا حکم دیا ہے، جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے خواہ وہ مخالفت ہی کے رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی اور ایک نہ ایک دن وہ اس مخالفت سے باز آجائے گا ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف اسی صحبت کے نہ ہونے کی وجہ سے محروم رہ گئے۔ اگر وہ ہمارے پاس آ کر رہتے۔ ہماری باتیں سنتے تو ایک وقت آجاتا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی غلطیوں پر متنبہ کر دیتا اور وہ حق کو پالیتے۔ لیکن اب چونکہ اس صحبت سے محروم ہیں اور انہوں نے ہماری باتیں سننے کا موقعہ کھو دیا اس لئے کبھی کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ دہریئے ہیں۔ شراب پیتے ہیں۔ زانی ہیں۔ اور کبھی یہ اتہام لگاتے ہیں کہ نعوذباللہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں۔ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ صحبت نہیں اور یہ قہر الٰہی ہے کہ صحبت نہ ہو۔

لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صلح حدیبیہ کی ہے تو صلح حدیبیہ کے مبارک ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپ کے پاس آنے کا موقعہ ملا۔ اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں تو ان میں سے صدہا مسلمان ہو گئے۔ جب تک انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں نہ سنی تھیں۔ ان میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک دیوار حائل تھی جو آپ کے حسن و جمال پر ان کو طلاع نہ پانے دیتی تھی اور جیسا کہ دوسرے لوگ کذاب کہتے تھے۔ (معاذاللہ) وہ بھی کہہ دیتے تھے اور ان فیوض و برکات سے بے نصیب تھے جو آپ لے کر آئے تھے اس لئے کہ دور تھے لیکن جب وہ حجاب اٹھ گیا اور پاس آ کر دیکھا اور سنا تو وہ محرومی نہ رہی اور سعیدوں کے گروہ میں داخل ہو گئے۔ اسی طرح پر بہتوں کی بدنصیبی کا اب بھی یہی باعث ہے (-)

غرض یہ بڑی ہی بدنصیبی ہے اور انسان اس کے سبب محروم ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا کونوامع الصادقین (التوبة:119) اس میں بڑا نکتہ معرفت یہی ہے کہ چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے ایک راستباز کی صحبت میں رہ کر انسان راستبازی سیکھتا ہے اور اس کے پاک انفاس کا اندر ہی اندر اثر ہونے لگتا ہے۔ جو اس کو خدا تعالیٰ پر ایک سچا یقین اور بصیرت عطا کرتا ہے۔ اس صحبت میں صدق دل سے رہ کر وہ خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانات کو دیکھتا ہے جو ایمان کو بڑھانے کے ذریعے ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص 506,505)

صحبت بد سے پرہیز

جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبت بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت سن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہوگا۔

صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے۔ اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان کونوامع الصادقین کے پاک ارشاد پر عمل کرے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہیں وہ بھی ان میں ہی ہے (-)۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور رہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 507)

سادھ سنگت

کونوامع الصادقین (التوبة:119)

بھی اسی واسطے فرمایا گیا ہے۔ سادھ سنگت بھی ایک ضرب المثل ہے پس یہ ضروری بات ہے کہ انسان باوجود علم کے اور باوجود قوت اور شوکت کے امام کے پاس ایک سادہ لوح کی طرح پڑا رہے تا اس پر عمدہ رنگت آوے۔ سفید کپڑا اچھا رنگا جاتا ہے اور جس میں اپنی خودی اور علم کا پہلے سے کوئی میل کچیل ہوتا ہے اس پر عمدہ رنگ نہیں چڑھتا۔ صادق کی معیت میں انسان کی عقدہ کشائی ہوتی ہے اور اسے نشانات دیئے جاتے ہیں جن سے اس کا جسم منور اور روح تازہ ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 126)

وساوس اور شبہات کا علاج

زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔ ایک دن آنے کا ہے اور ایک دن جانے کا ہے معلوم نہیں کب مرنا ہے۔ علم ایک طاقت انسان کے اندر ہے۔ اس کے اوپر وساوس اور شبہات پڑتے ہیں۔ عادتوں کے کیڑے، برتن کی میل کی طرح انسان کے اندر چمٹے ہوئے ہیں۔ اس کا علاج یہی ہے کہ کونوامع الصادقین پس اگر آپ چند روز یہاں ٹھہر جاویں تو اس میں آپ کا کیا حرج ہے؟ اس طرح ہر ایک بات کا موقعہ آپ کو مل جائے گا دنیا کے کام تو یونہی چلے چلتے ہیں۔

کار دنیا کسے تمام نہ کرد
ہرچہ گیرید مختصر گیرید

بہت لوگ ہمارے پاس آئے اور جلد رخصت ہونے لگے۔ ہم نے ان کو منع کیا مگر وہ چلے گئے۔ آخر کار پیچھے سے انہوں نے خط روانہ کئے کہ ہم نے گھر پہنچ کر دیکھا تو کچھ نہیں اگر ٹھہر جاتے تو اچھا ہوتا اور انہوں نے یہ بھی لکھا کہ ہمارا جلدی آنا ایک شیطانی وسوسہ تھا۔

یہ مرحلہ اس لئے قابل طے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ جب دنیا ختم ہونے پر ہوگی تو (-) مسیح موعود پیدا ہوگا۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کے پاس پہنچیں خواہ ان کو برف پر چل کر جانا پڑے۔ اس لئے صحبت میں رہنا ضروری ہے کیونکہ یہ سلسلہ آسمانی ہے پاس رہنے سے باتیں جو ہوں گی ان کو سنے گا جو کوئی نشان ظاہر ہو اسے سوچے گا۔ آگے ہی زندگی کا کونسا اعتبار تھا مگر اب تو جب سے یہ سلسلہ طاعون کا شروع ہوا ہے کوئی اعتبار مطلق نہیں رہا۔ آپ نفس پر جبر کر کے ٹھہریئے اور جو شبہ و خیال پیدا ہو وہ سناتے رہیئے۔ ان پڑھ اور امی لوگ جو آتے ہیں ان کی باتیں اور شبہات کا سننا بھی ہمارا فرض ہے اس لئے آپ بھی اپنے شبہات ضرور سنایئے یہ ہم نہیں کہتے کہ ہدایت ہو یا نہ ہو۔ ہدایت تو امر ربی ہے کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 126-27،)

بحرین

جغرافیائی حیثیت امارات بحرین چند جزیروں پر مشتمل ہے جن میں جزیزہ بحرین سب سے بڑا ہے۔ اس کے دوسرے جزائر میں المحرق، عماناسان، ستراہ، النبی صالح اور حاور قابل ذکر ہیں۔ یہ جزائر قطر جزیری نما اور سعودی عرب کے درمیان خلیج فارس میں واقع ہیں۔ بحرین کا رقبہ 679 مربع کلومیٹر اور آبادی 4.2 لاکھ ہے جس میں سے 34 فیصد آبادی غیر ملکی ہے۔

بحرین کی آب و ہوا یہاں کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ دن کا درجہ حرارت 41 ڈگری سنٹی گریڈ اور رات کا درجہ حرارت 27 ڈگری سنٹی گریڈ کے آس پاس رہتا ہے۔ نومبر سے فروری تک ہلکی سردی پڑتی ہے۔ جنوری کے مہینہ میں رات کا درجہ حرارت گھٹ کر 15 ڈگری سنٹی گریڈ کے آس پاس رہ جاتا ہے۔ اوسط سالانہ بارش دس سینٹی گریڈ کے آس پاس ہوتی ہے۔

بحرین میں عربی اور ایرانی نسل کے لوگ آباد ہیں جن میں سے زیادہ تر شہری آبادی سنی عقیدے کے ماننے والوں کی ہے۔ اور دیہات میں شیعہ عقیدہ کے لوگ رہتے ہیں۔ قومی زبان عربی ہے۔ اس کے علاوہ فارسی، انگریزی اور اردو بھی بولی جاتی ہے۔ شرح خواندگی 40 فیصد ہے۔

معدنیات یوں تو دھاتی معدنیات کے بارے میں بحرین ایک غریب ملک ہے۔ لیکن پٹرولیم اور قدرتی گیس کے اس امارات میں بھاری ذخائر ہیں۔ خلیج فارس کے جزائر میں سب سے پہلے پٹرولیم کا کارخانہ 1970ء میں بحرین میں قائم کیا گیا تھا۔ پٹرولیم صاف کرنے کے علاوہ بحرین میں المونیم صاف کرنے کا کارخانہ ہے جو 1984ء میں قائم کیا گیا تھا۔ عرب آئرن اینڈ سٹیل کمپنی نے لوہے اور فولاد کا کارخانہ بھی یہاں قائم کیا ہے جو عرب ممالک کی مشترکہ کوشش کا نتیجہ ہے۔

بین الاقوامی بازار میں بحرین ستائیس ارب مکعب میٹر قدرتی گیس سپلائی کرتا ہے۔ بحرین میں دنیا کے 64 بڑے بینک کام کر رہے ہیں۔ گلف ایئرلائن طیارے یورپ، امریکہ، ایشیا اور افریقہ کے بڑے ملکوں کے لئے پرواز بھرتے ہیں۔

بحرین کی راجدھانی مانامہ ہے۔ جس کی آبادی تقریباً 1.22 لاکھ (1985ء) ہے۔ یہ ایک خوبصورت شہر ہے۔ جس میں انتظامی، تجارتی، تعلیمی اور ثقافتی سرگرمیاں زوروں پر ہیں۔

لعلِ تابان

ہندو کا سحر و طلسم پاش پاش ہو گیا

حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا:۔

"ایک دفعہ ایک ہندو جو گجرات کا رہنے والا تھا قادیان کسی برات کے ساتھ آیا یہ شخص علم توجہ کا بڑا ماہر تھا چنانچہ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم لوگ قادیان آئے ہوئے ہیں چلو مرزا صاحب سے ملتے چلیں اور اس کا منشاء یہ تھا کہ لوگوں کے سامنے حضرت صاحب پر اپنی توجہ کا اثر ڈال کر آپ سے بھری مجلس میں کوئی بیہودہ حرکات کرائے جب وہ (بیت مبارک) میں آپ سے ملا تو اس نے اپنے علم سے آپ پر اپنا اثر ڈالنا شروع کیا مگر تھوڑی دیر کے بعد وہ یک لخت کانپ اٹھا مگر سنبھل کر بیٹھ گیا اور اپنا کام پھر شروع کر دیا اور حضرت صاحب اپنی گفتگو میں لگے رہے مگر پھر اس کے بدن پر ایک سخت لرزہ آیا اور اس کی زبان سے بھی کچھ خوف کی آواز نکلی مگر وہ پھر سنبھل گیا مگر تھوڑی دیر کے بعد اس نے ایک چیخ ماری اور بے تحاشا (بیت مبارک) سے بھاگ نکلا اور بغیر جوتا پہنے نیچے بھاگتا ہوا اتر گیا۔ اس کے ساتھی اور دوسرے لوگ اس کے پیچھے بھاگے اور اس کو پکڑ کر سنبھالا۔

جب اس کے ہوش ٹھکانے ہوئے تو اس نے بیان کیا کہ میں علم توجہ کا بڑا ماہر ہوں۔ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مرزا صاحب پر اپنی توجہ ڈالوں اور مجلس میں ان سے کوئی لغو حرکات کرا دوں لیکن جب میں نے توجہ ڈالی تو میں نے دیکھا کہ میرے سامنے مگر ایک فاصلہ پر ایک شیر بیٹھا ہے۔ میں اسے دیکھ کر کانپ گیا لیکن میں نے جی میں ہی اپنے آپ کو ملامت کی کہ یہ میرا وہم ہے چنانچہ میں نے پھر مرزا صاحب پر توجہ ڈالنی شروع کی تو میں نے دیکھا کہ پھر وہی شیر میرے سامنے ہے اور میرے قریب آ گیا ہے۔ اس پر پھر میرے بدن پر سخت لرزہ آیا مگر میں پھر سنبھل گیا اور میں نے جی میں اپنے آپ کو بہت ملامت کی کہ یونہی میرے دل میں وہم سے خوف پیدا ہو گیا ہے چنانچہ میں نے اپنا دل مضبوط کر کے اور اپنی طاقت کو جمع کر کے پھر مرزا صاحب پر اپنی توجہ کا اثر ڈالا اور پورا زور لگایا۔ اس پر ناگہاں میں نے دیکھا کہ وہی شیر میرے اوپر کود کر حملہ آور ہوا ہے اس وقت میں نے بیخود ہو کر چیخ ماری اور بھاگ اٹھا....."

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 62-63 مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ طبع دوم ناشر کتاب گھر قادیان اشاعت 1935ء)

خوب کھل جائے گا لوگوں پہ کہ دیں کس کا ہے دیں
پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہردوار

خلوصِ نیت اور حسنِ ارادہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا سب اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے پس جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی (اور ان کی خوشنودی کیلئے اپنے وطن اور خواہشات کو ترک کیا) اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کیلئے ہی ہوگی لیکن جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت کی غرض خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی یہی سمجھی جائے گی اور ثواب میں سے اس کو کچھ نہیں ملے گا"۔ (بخاری)

کلام حضرت مسیح موعود	کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو وہاں قدرت، یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

رزق کے بارے میں نصیحت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارے میں حضرت ملک غلام فرید صاحب فرماتے ہیں:۔

"آپ کے آخری درس کے ایک دن پہلے کے درس کا یہ واقعہ ہے کہ درس کے وقت اتفاق سے آپ کے بڑے صاحبزادہ میاں عبدالحی صاحب آپ کے دائیں طرف بیٹھے تھے اور درس سورہ الذاریات کے تیسرے رکوع کا تھا۔ آپ نے میاں عبدالحی کو مخاطب کر کے فرمایا۔ میاں عبدالحی! ہم تو جا رہے ہیں۔ بیٹا! ہمارے گھر میں مال نہیں ہے۔ لیکن میرے بیٹے! گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ آسمان پر رزاق خداوند موجود ہے۔ جب کبھی زندگی میں تمہیں مالی تنگی محسوس ہو تو اپنے رب سے اس طرح دعا کرنا کہ الٰہی! جس طرح تو میرے باپ کو رزق دیتا تھا تو مجھے بھی رزق دے۔ تو میرے [illegible] امید کرتا ہوں کہ تمہیں رزق کی تنگی نہیں رہے گی۔"

(مبشرین احمد جلد اول ص 31)

فرشتہ

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کے متعلق فرماتے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب ترجمۃ القرآن کے سلسلہ میں کچھ عرصہ لنڈن رہ کر جب واپس تشریف لائے۔ اور 1945ء میں مجھے حضور کے ارشاد کے ماتحت وہاں جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ مغرب کی زندگی تو تکلفات اور خاص خاص آداب سے پُر ہے اور حضرت مولوی صاحب سادگی اور انکساری کا مجسمہ تھے۔

میں حضرت مولوی صاحب کے متعلق انگریزوں کے تأثرات کو معلوم کروں۔ چنانچہ ایک پرانے احمدی انگریز دوست مسٹر بلال نٹل کا جواب مجھے اب تک یاد ہے۔ انہوں نے کہا He was an Angel یعنی وہ ایک فرشتہ تھے۔

(سیرت شیر علی ص 188)

کرشمۂ قدرت اور غیبی ضیافت

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں

برادر عزیز میاں غلام حیدر صاحب اور میں ایک دفعہ لاہور اپنے بعض رشتہ داروں سے ملنے کے لئے گئے۔ چند دنوں کے قیام کے بعد جب ہم نے گاؤں آنے کا ارادہ کیا تو ان لوگوں نے از راہ محبت یہ اصرار کیا کہ آپ ایک مہینہ اور ٹھہریں۔ مگر ہم دونوں کی طبیعت کچھ ایسی اچاٹ ہوئی کہ ہم نے مزید ٹھہرنا گوارا نہ کیا اور ان سے اپنا سامان اور دی ہوئی نقدی واپس مانگی۔ انہوں نے اس خیال سے کہ اگر ہم انہیں سامان اور نقدی نہ دیں گے تو شاید یہ گاؤں جانے سے رک جائیں ہمارا سامان ہمیں دینے سے انکار کر دیا۔ اور نقدی بھی نہ دی۔ لیکن ہم نے صبح کا ناشتہ کرتے ہی گاؤں لوٹنے کا ارادہ کر لیا اور لاہور سے پیدل چل پڑے۔ نو پیسے ہمارے پاس تھے۔ دریائے راوی کے پتن پر آئے تو کشتی میں دو پیسے چراغی کے دے کر دریا کو عبور کیا۔ چلتے چلاتے جب موضع کا موکے سے کوئی چار میل کے فاصلہ پر پہنچے تو سورج غروب ہو گیا۔ ادھر میاں غلام حیدر صاحب کو سفر کی تکان اور سردی کی شدت سے بخار سا محسوس ہونے لگا۔ پاس ہی ایک سکھوں کا گاؤں منیس نام تھا۔ ہم نے چاہا کہ رات وہاں بسر کر لیں مگر کوئی صورت نہ بنی۔ آخر افتاں وخیزاں رات کے دس بجے موضع کا موکے پہنچے اور وہاں ایک ویران مسجد میں قیام کے لئے ڈیرے ڈال دیئے۔ مسجد کا ایک ہی کمرہ تھا۔ جس میں کچھ کسیر بچھی ہوئی تھی اور اس کے ایک گوشہ میں ایک مسافر لیٹا ہوا تھا۔ میں نے میاں صاحب موصوف کو وہاں لٹا دیا اور اپنا کھیس اتار کر ان کے اوپر دے دیا اور خود باقی نقدی لے کر کھانا وغیرہ مہیا کرنے کے لئے بازار کی طرف چل پڑا۔ جب بازار پہنچا تو دیکھا کہ تمام دکانیں بند تھیں اور سارے گلی کوچے سنسان پڑے تھے۔ کوشش کے باوجود جب کوئی سبیل نہ بنی تو میں مسجد میں واپس آ گیا۔ دیکھا تو میاں غلام حیدر صاحب کا بخار بہت ہی تیز ہو چکا تھا۔ اب میں حیران ہوا کہ اس غریب الوطنی میں اگر خدانخواستہ میاں غلام حیدر کی حالت زیادہ خراب ہو گئی تو کیا ہو گا۔ یہ خیال کر کے میرا دل بھر آیا اور میں خدا کے حضور سجدہ میں گڑگڑا کر خوب رویا اور بہت دعا کی۔ خدا کی قدرت ہے کہ دعا کے بعد جب میں ناک صاف کرنے کے لئے مسجد کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اجنبی آدمی ایک ہاتھ میں گرم گرم روٹیوں اور حلوے کا ایک طشت اٹھائے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں گوشت کے گرم گرم سالن کا پیالہ اٹھائے ہوئے کھڑا ہے۔ میں اسے دیکھ کر حیران رہ گیا کہ رات کے دو بجے کے قریب یہ شخص کھانا اٹھائے ہوئے یہاں کیسے کھڑا ہے۔ خیر میں نے پوچھا کہ آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں آپ ہی سے ملنا چاہتا ہوں آپ میرے ہاتھ سے یہ کھانے کے برتن لے لیں۔ میں نے پوچھا کہ کھانا کھانے کے بعد ان برتنوں کو کہاں رکھوں۔ کہنے لگا وہیں رکھ دینا۔ میں نے مسجد کے اندر آ کر جب اس کھانے میں سے کچھ میاں غلام حیدر کو کھلایا تو ان کی طبیعت سنبھل گئی اس کے بعد وہ کھانا میں نے بھی سیر ہو کر کھایا مگر پھر بھی ایک آدمی کا کھانا بچ گیا۔ وہ مسافر جو ہمارے ساتھ مسجد میں لیٹا ہوا تھا اس نے کہا میں نے بھی ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔ چنانچہ وہ کھانا اسے دے دیا گیا اور اس نے بھی پیٹ بھر لیا تو اس کے بعد ہم نے برتنوں کو وہیں رکھ دیا اور خود اس کمرہ کی کنڈی چڑھا کر سو گئے۔ صبح دیکھا تو اس کمرہ کی زنجیر اسی طرح لگی ہوئی تھی اور وہ مسافر پڑا خراٹے لے رہا تھا مگر وہ برتن غائب تھے سچ ہے جو خدائے ذوالجلال نے حضرت مسیح موعود کو فرمایا۔ "اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں"

(حیات قدسی جلد اول ص 41)

محترم چوہدری عبدالسلام صاحب

وسیم احمد خان صاحب

میرے بہت پیارے دادا جان محترم چوہدری عبدالسلام صاحب 1910ء کو بگول نامی گاؤں (نزد قادیان) میں پیدا ہوئے۔

آپ کے والد محترم کا نام حضرت چوہدری محمد اسماعیل خان تھا والد محترم حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے آپ کی دعوت الی اللہ سے کئی گاؤں حلقہ بگوش احمدیت ہوئے جن کا ذکر تاریخ احمدیت میں ہے۔

اس مضمون میں محترم دادا جان چوہدری عبدالسلام صاحب کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

جب سے ہم نے ہوش سنبھالا محترم دادا جان کو خدمت دین میں مصروف پایا آپ صدر جماعت احمدیہ ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ اور امیر حلقہ امارت ڈگری گھمناں تادم مرگ رہے۔

تلاوت قرآن کریم

ہم نے اپنی زندگی میں آپ کو تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ دیکھا قرآن کریم کی تلاوت علی الصبح کرتے اور پھر دن کے مختلف حصوں میں بھی وقتاً فوقتاً تلاوت کرتے، گاؤں کے کئی بچوں کو قرآن کریم پڑھایا جس میں احمدی اور غیر از جماعت کی کوئی تفریق نہ تھی۔

نماز باجماعت

نماز باجماعت ہر حال میں ادا کرتے۔ نماز تہجد ادا کرتے جب فجر کی اذان سنتے تو پھر گھر سے نکل پڑتے اور حضرت مسیح موعود، آپ کے خلفاء کے اشعار (جو زبانی یاد کئے ہوئے تھے) باآواز بلند بیت الذکر تک پڑھتے جاتے۔ تمام لوگ اور افراد جماعت اشعار کی وجہ سے بیدار ہوتے۔

اس کے علاوہ سارا دن ہی کوشش ہوتی کہ ایسے افراد سے رابطہ کیا جائے جو نمازوں میں سست ہیں۔

جماعتی تحریکات میں شمولیت

ہر جماعتی تحریک میں پہلے خود شامل ہوتے اور اہل خانہ کو شامل کرتے پھر جا کر جماعت کو تلقین کرتے تھے۔

خدا کے فضل سے اس عمل سے اچھا اثر ہوتا، ہر مالی جہاد میں شریک ہوتے، چندہ کا بہت شوق تھا بعض اوقات دیکھا کہ صبح گھر سے نکلے تو راستے میں کسی نے کہہ دیا کہ چندہ ادا کرنا ہے یہ گندم لے جائیں تو سر سے پگڑی اتارتے گندم اس میں باندھ کر لے آتے یہ تھا آپ کا نظام جماعت کے ساتھ عشق۔

سلام میں سبقت

سلام کہنے کا اس قدر شوق تھا کہ ہر چھوٹے بڑے کو سلام کہتے۔ آپ جب گھر سے نکلتے تو بچے گلی میں اکٹھے ہو کر آپ کے آگے پیچھے بھاگتے آپ لڑکوں سے مصافحہ کرتے اور بچیوں کے سروں پہ شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے۔ سلام کہنے کی عادت اس قدر پختہ تھی کہ آخری سالوں میں جب خاکسار موٹر سائیکل پہ آپ کو جماعتوں کا دورہ کرواتا تو آپ پیچھے بیٹھے ہوئے ہر مسافر کو سلام کہتے میں عرض کرتا کہ موٹر سائیکل پہ ان کو آپ کا سلام کہنا تو سنتا ہی نہیں تو آپ کہتے ثواب تو ملتا ہے غرض کہ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی سلام میں کوتاہی برتی ہو۔

دعوت الی اللہ

آپ کی ایک نمایاں خوبی دعوت الی اللہ کا شوق تھا۔ ہم نے دیکھا کہ الفضل اخبار جیب میں ڈالا ہوا ہے اور قریبی دیہاتوں میں دعوت الی اللہ کے لئے جا رہے ہیں۔ کئی ایک کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی اور بفضل تعالیٰ آپ کے ذریعہ آنے والے احمدیوں نے اس قدر اخلاص میں ترقی کی کہ بفضل تعالیٰ مخلص احمدی ثابت ہوئے۔

اب بھی کئی دوست غیر از جماعت ملتے ہیں تو محترم دادا جان کا ذکر خیر کرتے ہیں اور پھر دعوت الی اللہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ وہ تو ہمیں مسیح موعود کے بارہ میں بہت بتایا کرتے تھے۔ جب گاؤں سے ربوہ آتے تو بس میں سفر کے دوران میں دعوت الی اللہ جاری و ساری رہتی۔

اجلاسات میں شرکت

کوئی بھی جماعتی پروگرام ہوتا آپ اس میں اول وقت میں حصہ لیتے اور جب مرکز میں سالانہ جلسہ ہوتا باقاعدگی سے شرکت کرتے رہے۔ مجلس مشاورت اور انصاراللہ کے اجتماع میں شرکت کرتے۔ پھر واپس جماعت میں جا کر ایمان افروز واقعات سناتے۔

مطالعہ کا شوق

قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ کتب سلسلہ کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے، اور کتب خود خرید کر پڑھتے۔ جب جلسہ سالانہ پر آتے تو آپ کے پاس جو پیسے ہوتے ان میں سے اکثر رقم یا زائد رقم کی کتب خریدتے ہمیں بھی تلقین فرماتے کہ الفضل کا مطالعہ باقاعدگی سے کیا کرو اس سے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ بچوں کو قریب بٹھا کر کہتے کہ یہ اخبار تو مجھے پڑھ کر سناؤ مقصد یہ ہوتا کہ بچوں میں مطالعہ کا شوق پیدا ہو۔

اطاعت امام

آپ نے اپنے اوپر نظام جماعت کی اطاعت گویا فرض کر رکھی تھی۔

مرکز سے کوئی بھی حکم ملتا اس کو احباب جماعت اور حلقہ تک پہنچانے میں ہمیشہ اولین فرصت میں کوشش کرتے۔

مقامی جماعت کے بزرگ بتاتے ہیں کہ آپ کو حقہ نوشی کی عادت تھی۔ جب پتہ چلا کہ حضور نے ناپسند فرمایا تو فوراً ترک کر دیا اور پھر تاحیات حقہ نوشی نہ کی۔

گالی گلوچ سے پرہیز

بزرگ بتاتے ہیں کہ ہم نے زندگی میں چوہدری صاحب کو کبھی گالی دیتے نہیں سنا۔ دیہاتی ماحول میں یہ خوبی آپ کو ممتاز حیثیت دیتی تھی۔

جھگڑوں کا فیصلہ

بطور صدر آپ احباب جماعت کو باہم متحد ہو کر رہنے کی ہمیشہ تلقین کرتے لیکن اگر کبھی بشری کمزوریوں کی وجہ سے کوئی جھگڑا ہو جاتا تو آپ کی کوشش ہوتی کہ فوراً صلح کروائی جائے تا کہ جماعت میں کوئی نفرت یا کدورت پیدا نہ ہو اس خوبی کو آج بھی لوگ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس لحاظ سے بھی آپ لوگوں میں پسندیدہ شخصیت کے حامل رہے۔

مہمان نوازی

مرکز سے آنے والے مہمانوں کو کھانا بڑے اہتمام کے ساتھ پیش کرتے اور ہر طرح سے ان کے آرام و سکون کا خیال رکھتے اور ہمیں بھی ہدایت فرماتے کہ اگر میری غیر موجودگی میں مہمان کو کسی قسم کی ضرورت پیش آئے تو فوراً حاضر ہونا اور کہا کرتے تھے کہ بڑی قربانی کرتے ہیں اور واقفین زندگی ہیں۔

زمیندارا ماحول کی وجہ سے اکثر گھر میں دودھ دینے والی بھینس ہوتی۔ مہمانوں کے لئے دودھ اور چائے کا انتظام کرواتے۔ مہمان کی رہائش کا عمدہ انتظام کرواتے۔

وقت کی پابندی

آپ کی ساری خوبیاں ہی بہت پیاری ہیں لیکن وقت کی پابندی بھی آپ کی نمایاں خوبی تھی۔ بطور صدر جماعت، امیر حلقہ کہیں بھی جماعتی میٹنگ ہوتی بروقت میٹنگ میں پہنچتے محترم امیر صاحب ضلع کہا کرتے تھے کہ۔ چوہدری عبدالسلام ہمیشہ وقت پر میٹنگ میں آتے ہیں۔

باقاعدہ زندگی کے لئے وقت کی پابندی ایک لازمی جزو ہے۔ آپ خدا کے فضل سے اس پہ پوری طرح عمل پیرا ہوتے۔

محترم دادا جان کا سفر آخرت بھی ایک بہت پیارا سانحہ ہے وفات سے چند روز پہلے ربوہ آئے تا کہ نئی خوبصورت بیت الذکر کا کیس مکمل کیا جائے۔ جگہ کی رجسٹری کے کاغذات لے کر مرکز حاضر ہوئے۔

اس سفر سے واپس گاؤں گئے تو بیمار ہوئے اور ہمیں حکم دیا کہ مجھے ربوہ فضل عمر ہسپتال لے چلو چنانچہ فضل عمر ہسپتال میں آپ کو داخل کروایا۔

لیکن بیماری نے زندگی کی مہلت ہی نہ دی بالآخر آپ تین اپریل 1991ء کو بوقت 12:20 پر اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

4 اپریل بروز جمعرات (18 رمضان المبارک) کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے دعا کروائی۔

سالوں بعد آج بھی ان کی یادیں یعنی نیک یادیں زندہ جاوید ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں خاکسار کے بھائی مکرم حمید اللہ صاحب سابق کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ کا پراسٹیٹ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے احباب سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم فیروز الدین امرتسری صاحب انسپکٹر تحریک جدید لکھتے ہیں میرے نواسے اجمل خان پسر صوفی محمد امین صاحب بشیر کالونی ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ کو گیند لگنے سے آنکھ پر چوٹ لگ گئی ہے۔ رحمت ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ نیز میری بہو صالحہ فردوس اہلیہ ڈاکٹر سعید احمد میرپور خاص سندھ بیمار ہیں۔ مکمل صحت و تندرستی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ لاہور لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ محترمہ احمد بی بی صاحبہ بیوہ محترم قریشی بشیر احمد صاحب مرحوم مورخہ 16 ستمبر 2001 کی شب وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر قریباً 77 سال تھی۔ اگلے روز بعد نماز عصر بیت المھدی میں مکرم رانا نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان داخلہ

پاکستان ائیرفورس نے ایروٹیکنیشن / ایروسپورٹ میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے داخلے کا اعلان کیا ہے رجسٹریشن کی آخری تاریخ 4 اکتوبر 2001ء ہے

پاکستان سٹڈی سنٹر۔ یونیورسٹی آف سندھ جام شورو نے ایم فل / پی ایچ ڈی میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے داخلہ فارم 25 اکتوبر تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 14/9/01

یونیورسٹی آف کراچی (ایریا سنٹر فار یورپ) نے ایم فل پروگرام میں داخل کا اعلان کر دیا ہے داخلہ فارم 7 اکتوبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں مزید معلومات کے لئے ڈان 14/9/01

(انسٹیٹیوٹ آف کلینیکل سائیکالوجی) یونیورسٹی آف کراچی نے Post Magistral Diploma، M.Phil P.H.D میں داخلے کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13 اکتوبر ہے مزید معلومات کے لئے ڈان 16-9-01 (نظارت تعلیم)

نکاح

محترم ملک مسعود احمد خان صاحب دارالعلوم وسطی ولد محترم ملک سعید احمد خان صاحب مرحوم کا نکاح محترمہ محمودہ رفیق صاحبہ بنت محترم چوہدری رفیق احمد انجم صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل سے مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر محترم شیخ محمد نعیم شاہد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے مورخہ 16 ستمبر بروز اتوار بیت الناصر دارالرحمت غربی میں پڑھا۔ محترمہ محمودہ رفیق صاحبہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب مرحوم ناظر دیوان کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور بے شمار فضلوں کا موجب بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ قدسیہ لطیف صاحبہ اہلیہ محترم ملک لطیف احمد صاحب حال ناصر آباد شرقی ربوہ آف دیپالپور ضلع اوکاڑہ قضاء الٰہی سے مورخہ 9 اگست 2001ء کو لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ تدفین ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی۔ مرحومہ نے دو بیٹیاں شادی شدہ اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ قدسیہ لطیف محترم ملک نصیر احمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر ساہیوال کی بیٹی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مشہود احمد خان صاحب ٹیچر گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کو مورخہ 29 جون 2001 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچے کا نام "مسرور احمد خان" عطا فرمایا ہے نومولود مکرم محمود احمد خان صاحب چک نمبر L-6/11 کا پوتا اور صوفی ثناء اللہ صاحب سراء چک نمبر L-6/11 ضلع ساہیوال کا نواسہ ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی عطا کرے۔ سلسلہ کا خادم اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

مکرم چوہدری منیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 4 ستمبر 2001ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت "صالح چوہدری" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم غلام حسین صاحب کارکن دفتر انصار اللہ کی نواسی اور مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب چک 25/W.B کی پوتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک۔ سعادت مند اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

دنیا بھر میں امریکی فوج کی سرگرمیاں تیز

افغانستان پر ممکنہ حملے کے پیش نظر دنیا بھر میں امریکی فوج کی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں' ترکی اور جاپان میں تعینات امریکی طیاروں اور بحری جہازوں نے مشقیں شروع کر دی ہیں جبکہ بحر ہند میں بحری بیڑے کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

پاکستان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا امریکی

صدر بش نے کہا ہے کہ ان کی پاکستان' سعودی عرب اور انڈیا کے حکمرانوں سے بات چیت ہو گئی ہے جنرل مشرف سے ان کی گفتگو کافی مفید رہی۔ انہوں نے کہا جنرل مشرف ایک مخلص پاکستانی لیڈر ہیں اور وہ دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے امریکہ کے ساتھ مکمل تعاون کر رہے ہیں۔ ہم پاکستان کے عزم کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے اور نہ ہی پاکستان کو کسی بھی صورت میں نظر انداز کیا جا سکتا ہے کیونکہ پاکستان نے ہمیشہ اور ہر موڑ پر اہم کردار ادا کیا ہے اور ایک بار پھر یہ ملک نئے انداز سے دہشت گردی کے خلاف سرگرم عمل ہے۔

حملہ کے روز 4 ہزار اسرائیلی ملازموں کی غیر حاضری

امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملہ کے وقت چار ہزار اسرائیلی اس روز ڈیوٹیوں سے غیر حاضر تھے' خلیجی اخبار الوطن کی رپورٹ کے مطابق چار ہزار سے زائد اسرائیلی ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے دونوں ٹاوروں میں ملازمت کرتے تھے۔ حملے کے بعد کسی ایک اسرائیلی کی موت کی خبر بھی نہیں ملی۔ اب امریکی حکام اس بات کی تحقیقات کر رہے ہیں کہ ان ملازمین کو حملے سے قبل کس طرح اطلاع ہوئی تھی۔ اسرائیلی حکام نے اس بارے میں کسی قسم کے سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ دہشت گردی کے حملوں میں یہودیوں کا ہاتھ تھا۔

پاکستان سے کوئی سودے بازی نہیں ہو رہی

امریکہ نے بھارت کو یقین دلایا ہے کہ بش انتظامیہ دہشت گردی کے خلاف پاکستان کے تعاون کو مسئلہ کشمیر کے حل سے منسلک کرتے ہوئے بارگیننگ نہیں کرے گی۔ بھارت میں امریکہ کے سینئر سفارتکار ڈاکٹر رابرٹ بوگ نے بھارت کے ایک وزیر سے ملاقات کرتے ہوئے کہا کہ بش انتظامیہ تعاون کے بدلے پاکستان سے کوئی سودے بازی نہیں کرے گی۔ شرطوں والی بات غلط ہے۔ پاکستان نے بھی کوئی درخواست نہیں کی۔

امریکہ ثبوت کے بغیر حملہ نہ کرے افغانستان

پر ممکنہ امریکی حملوں میں مختلف ممالک سے مختلف ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ چین نے اس بارے میں کہا ہے کہ یہ حملے ٹھوس ثبوت ملنے پر ہونے چاہئیں اور کسی بے گناہ کو ان حملوں کا نشانہ نہ بنایا جائے۔

افغانستان فتح نہیں ہو سکتا

افغانستان پر ممکنہ امریکی حملوں کے بارے میں روس نے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ حملہ سوچ سمجھ کر کرے افغانستان فتح نہیں ہو سکتا۔

متعدد یورپی ملکوں میں مسلمانوں اور مساجد پر حملے

نیویارک اور واشنگٹن کی عمارتوں پر دہشت گردوں کے حملے کے بعد یورپ کے متعدد ملکوں میں غیر مسلموں کے مسلمانوں پر حملے جاری ہیں۔ ابتداء میں امریکہ میں مسلمانوں اور ان کی مسجدوں پر حملوں کی خبریں آئی تھیں لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ فرانس' برطانیہ' ڈنمارک' سویڈن' ناروے اور پولینڈ کے متعدد شہروں میں بھی مسلمانوں پر حملے ہوئے ہیں۔ اور اسلامی اداروں پر بھی پتھراؤ کیا گیا۔

حملہ روکنے کے لئے پاکستان کی کوششیں

امریکہ نے افغانستان پر جوابی فوجی کارروائی کرنے پر غور شروع کر دیا ہے۔ امریکی ٹیلی ویژن کے نمائندے کا کہنا ہے کہ افغانستان پر فوری حملے کا امکان ہے جبکہ پاکستان میں اعلیٰ حکام اس حملے کو روکنے کے لئے اپنی کوششیں کر رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے پاکستانی وفد نے جو اس وقت کابل میں ہے طالبان پر زور دیا ہے کہ وہ دیر نہ کریں اور اسامہ کے بارے میں فوری فیصلہ کر لیں وگرنہ نتائج کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔

طالبان کی 4 شرطیں

بی بی سی نے دعویٰ کیا ہے کہ طالبان حکومت نے اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کرنے کے لئے 4 شرائط عائد کر دی ہیں پہلی یہ کہ مقدمہ کسی غیر جانبدار ملک میں چلے' دوسری افغانستان کے خلاف پابندیاں ختم ہونی چاہئیں۔ تیسری اقتصادی امداد دی جائے اور چوتھی شرط یہ کہ مخالف گروپوں کو اسلحہ نہ دیا جائے۔

اقوام متحدہ تیار ہے

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ امریکہ میں دہشت گردی کی کارروائیوں کے بعد عالمی ادارہ دہشت گردی کے خلاف عالمگیر مہم کی قیادت کے لئے تیار ہے۔ امریکی

باقی صفحہ 8 پر

سر کے بالوں کے جملہ امراض کیلئے مجرب ترین دوا
بالوں کی نشوونما کیلئے GHP-343/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
خورشید
سفوف مفرح۔ معجون مفرح
ضعف۔ کمزوری۔ گھبراہٹ اور Low بلڈ پریشر میں نہایت مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 19- ستمبر- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 19 زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 20- ستمبر غروب آفتاب: 11-6

☆ جمعہ 21- ستمبر طلوع فجر: 32-4

☆ جمعہ 21 - ستمبر طلوع آفتاب: 5.53

پاکستان کی اقتصادی شرائط

پاکستان کی جانب سے امریکہ کو پیش کی جانے والی اقتصادی امداد کی شرائط کی اطلاعات کے بعد صوبائی دارالحکومت کی اوپن مارکیٹ میں امریکی ڈالر کا نرخ 50 پیسے گر گیا- جس کے تحت قیمت خرید 67.15 روپے اور قیمت فروخت 67.35 روپے پر آ گئی- نیویارک اور واشنگٹن پر حملہ کے بعد ملک میں ڈالر کا ریٹ پاکستان کی جانب سے کثیر الاقوامی فوجوں کو تعاون فراہم کرنے اور جنگ شروع کرنے کی خبروں پر بڑھ رہا تھا لیکن اب تعاون کے عوض اقتصادی شرائط کی اطلاعات کے بعد ڈالر سستا ہو گیا ہے- کیونکہ ان شرائط کو تسلیم کئے جانے کی صورت میں پاکستان کو زرمبادلہ کی مد میں بڑا فائدہ مل سکتا ہے-

امریکی حملوں کے خلاف ملک میں مظاہرے

افغانستان پر ممکنہ امریکی حملے کے خلاف احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ مزید تیز ہو گیا ہے کراچی میں اب تک کا سب سے بڑا جلوس نکالا گیا جس میں ہزاروں افراد شریک ہوئے- اے ایف پی کے مطابق جلوس کے شرکاء کی تعداد پانچ ہزار تھی- اس کے علاوہ اوکاڑہ، گجرات، ملتان، مظفر آباد اور سرگودھا وغیرہ میں بھی جلوس، مظاہرے اور ریلیاں وغیرہ نکالی گئیں-

افغانستان سے تصادم نہیں چاہتے

افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے کوئی امریکی فوجی پاکستان نہیں آیا- یہ بات وزارت خارجہ کے ترجمان نے اسلام آباد میں بریفنگ کے دوران بتائی- ترجمان نے کہا کہ امریکی حکومت ابھی تک اس ضمن میں منصوبہ بندی کر رہی ہے- انہوں نے کہا کہ پاکستان کا جو وفد ڈائریکٹر جنرل انٹر سروسز انٹیلی جنس کی قیادت میں قندھار اور کابل کا دورہ کر رہا ہے وہ طالبان لیڈر شپ سے مذاکرات کے لئے نہیں گیا بلکہ یہ وفد پاکستان کا خصوصی پیغام لے کر طالبان قیادت کے پاس گیا ہے تاکہ اسے صورتحال کی سنگینی کا احساس دلایا جائے - اور انہیں بتایا جائے کہ وہ افغان عوام کے بہترین مفاد میں فیصلہ کریں اور بین الاقوامی برادری سے تعاون کریں-

گوجرانوالہ میں سات افراد کا قتل

کھیالی شاہ پور میں نامعلوم افراد نے کونسلر کے ڈیرے میں داخل ہو کر ان کے جوان بیٹے سمیت 7 افراد کو خود کار اسلحہ سے فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا اور فرار ہو گئے- اطلاع ملتے ہی ایس ایس پی اور دیگر حکام ڈیرے پر پہنچ گئے اور ملزموں کی تلاش شروع کر دی گئی-

قبائلی علاقوں میں سنگین صورتحال

صوبہ سرحد اور بلوچستان میں مصدقہ ذرائع سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق متعدد قبائل اور سرحدی علاقوں کے عوام طالبان کے خلاف کسی ممکنہ غیر ملکی فوجی حملے کا جواب دینے کے لئے اپنے وسائل یکجا کر رہے ہیں- وزارت داخلہ میں مرتب کی جانے والی ایک رپورٹ کے مطابق یہ قبائلی گہری مذہبی، لسانی اور ثقافتی وابستگی رکھتے ہیں- خاص طور پر پاکستان کے مذکورہ دونوں صوبوں کے پشتون عوام طالبان کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں- سرحد بلوچستان میں پولیٹیکل ایجنٹس، انٹیلی جنس کے نمائندے اور پیرا ملٹری ذرائع جو ٹرائل اور سیٹلڈ ایریاز کی مانیٹرنگ کرتے ہیں یہ بتاتے ہیں کہ دیر، باجوڑ، کوہاٹ، بنوں پاراچنار اور دوسری ایجنسیوں میں یہ سلسلہ زور پکڑ رہا ہے- اور لوگ اپنا اسلحہ جمع کرا رہے ہیں-

امریکہ پاکستان کے خلاف پابندیاں ہٹا رہا ہے

معلوم ہوا ہے کہ 11 ستمبر کے واقعات کے بعد پاکستان کی طرف سے امریکہ کی حمایت کے نتیجے میں بش انتظامیہ پاکستان کے خلاف پابندیاں ہٹانے کے لئے پیش قدمی کر رہی ہے- ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے مطابق یہ پابندیاں پاکستان کے ساتھ فوجی اور اقتصادی تعاون میں رکاوٹ ہیں- پاکستانی سفارتخانے نے اس رپورٹ پر کوئی تبصرہ نہیں کیا لیکن کہا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو اس کا خیر مقدم کیا جائے گا- یاد رہے کہ پاکستان کے خلاف امریکہ پانچ مرتبہ مختلف پابندیاں لگا چکا ہے- آخری پابندی اکتوبر 1999ء میں لگائی گئی تھی جب موجودہ حکومت آئی تھی-

صدر مملکت جنرل مشرف کی ملاقاتیں

صدر مملکت جنرل مشرف نے معروف دانشوروں، علماء، سابق سفارتکاروں اور فوجی سربراہوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھا اور ان سے امریکہ میں دہشت گردی سے پیدا ہونے والی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا- صدر نے کہا ہم ملک کے معاشی اور سٹرٹیجک مفادات کا تحفظ یقینی بنائیں گے انہوں نے مزید کہا کہ وہ عالمی رہنماؤں خصوصاً دوست ممالک سے قریبی رابطہ رکھے ہوئے ہیں جنہوں نے ہمیں بھرپور حمایت کا یقین دلایا ہے-

حالات سے ناامید نہ ہوں

صدر مملکت کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ ہمیں موجودہ صورتحال میں ناامید نہیں ہونا چاہئے- افغانستان کے حوالے سے پیدا ہونے والی صورتحال کا کوئی بہتر حل نکالنے کی کوششیں جاری ہیں- امریکی خبر رساں ادارے کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ پاک افغان سرحد پر فوجیں موجود نہیں ہیں-

بقیہ صفحہ 7

ٹیلی ویژن سے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ہر ملک دہشت گردی کے بارے میں فکر مند ہے- ہر ایک دہشت گردی سے نقصان اٹھا چکا ہے- اور بہت سے ممالک چاہتے ہیں کہ اقوام متحدہ دہشت گردی کے خلاف اس مہم کی قیادت کرے- اے ایف پی کے مطابق کوفی عنان نے امریکی وزیر خارجہ کولن پاول سے بھی ملاقات کی اور ان سے دہشت گردی کے واقعات کی تحقیقات کے بارے میں پوچھا اور ان سے کہا کہ خیال رہے کہ اس سے مشرق وسطی میں دوبارہ جنگ کے شعلے نہ بھڑک اٹھیں- انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ مغرب اور مسلمانوں میں کوئی تفریق نہ ہونے پائے-

دہشت گردوں کو حوالے کرنے کا عالمی معاہدہ ہونا چاہئے

بھارت کے وزیر داخلہ لال کشن ایڈوانی نے کہا ہے کہ مشتبہ دہشت گردوں کو متعلقہ ملک کے حوالے کرنے کے لئے ایک عالمی معاہدہ ہونا چاہئے-

امریکہ مخالف نظریات کے پرچار کو روکیں

سی این این کے مطابق امریکہ نے سعودی عرب سمیت تمام اسلامی ممالک کی قیادت سے کہا ہے کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں تعلیمی اداروں، میڈیا، مذہبی حلقوں اور مذہبی اجتماعات میں امریکہ مخالف نظریات کے پرچار کو روکیں- امریکی حکام کے مطابق مختلف اسلامی ملکوں میں امریکہ کے خلاف عوامی سطح پر جو رائے پائی جاتی ہے اس کی موثر روک تھام کے لئے متعلقہ حکومتوں کو اہم کردار ادا کرنا چاہئے- مزید کہا گیا ہے کہ دہشت گردوں کے خلاف ممکنہ کارروائی کے مخالف ملکوں پر اقتصادی پابندیاں لگا دی جائیں گی-

ضرورت برائے سیلزمین

ہمیں اپنی روزمرہ اشیاء کی فروخت کی سیلز کے لئے سیلزمین چاہئے ہیں اپنی درخواست محلے کے صدر کی تصدیق کے ساتھ بھیجیں یا فوری ملیں معقول تنخواہ + کمیشن دیا جائے گا-

فون نمبر 211438 احمد نگر

AMERICAN TRADERS (W.L.L)
UNITED ARAB EMIRATES

We are Supplying all Kind of secondhand textile machinery to South Asian-fareastren and middle eastern countries since two decades.

We have a full factory of lace machines (producing all kind of laces and net fabrics a great feasibilty. Big opportunity to set up this in African countries (quota free)

All G-8 Countries will support African Countries in the future. We can arrange every thing for you and invest with you if needed.

Please Contact-Shaker Ahmad

FAX: 00971-6-5334713 Mobile: 00971-50-63

Email: globaltm@ emirates.net. ae

Website: www.American-traders.co.ae

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61